سوال

(177) چلتی ہوئی ریل میں نماز فرض وسنت پڑھنی جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وقت روانی یعنی چلتی ہوئی ریل میں نماز فرض وسنت پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں حالت روانگی میں ریل کے نماز فرض پڑھنی جائز ہے اور جب فرض پڑھنے جائز ہوئے تو سنت بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی اس واسطے کہ ریل کسی طور پر رواں ہو یا ٹھہری ہوئی حکم میں تخت کے ہے اور تخت پر نماز عذر اور غیر عذر دونوں حالت میں درست ہے ، تو بلاشبہ اس پر بھی دونوں صورتوں میں نماز درست ہے ، کیونکہ وجہ تشبیہ سے حکم مشبہ کا مثل حکم مشبہ بہ کے ہوتا ہے ۔ کما لایخفی علی لہ ادنی فطانة فی علم البلاغة۔ رہا یہ امر کہ اس کو روانگی میں گھوڑے وغیرہ کے ساتھ مشابہت ہے اور گھوڑے وغیرہ پر بلاعذر نماز فرض جائز نہیں تو اس پر بھی بلاعذر جائز نہ ہوگی، صورت اس کی یہ ہے کہ گھوڑے یا شتر پر جو نماز بلاعذر جائز نہیں وہ اس وجہ سے کہ باوجود قدرت کے قیام اور رکوع اور سجود فوت ہوجاتا ہے ، بخلاف ریل کے کہ کوئی رکن قیام و رکوع و سجود فوت نہیں ہوتا، پس باوجود مشابہت گھوڑے وغیرہ کے ارکان اصلی فوت نہیں ہوئے اور مشابہت نے کچھ اثر نہ کیا تو حکم ایک نہ رہا جیسا کہ بحر الرائق میں ظہیریہ سے نقل کیا ہے ۔ واما[1] الصلوة علی العجلة ان کان طرف العجلة علی الدابة وھی تسیر اولا تسیر فھی صلوة علی الدابة تجوز فی حالة العذر ولا تجوز فی غیر حالة العذر وان لم تکن طرف العجلة علی الدابة جاز وھو بمنزلة الصلوة علی السریر انتہی وھذا کلہ فی الفرض ۔

پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ریل گاڑی کا حکم چلتے اور ٹھہرتے دونوں وقتوں میں مثل تخت کے ہے ، اس واسطے کہ صاحب ظہیریہ نے دوسرے جملہ وان لم یکن الخ میں قید سیر اور عدم سیر کی نہیں کی، جیسا کہ اوّل جملہ میں کی ہے ، باقی رہا امر اگر کوئی کہے کہ جب عجلہ کا ایک طرف دابہ پر ہو ئے ، اس وقت بھی رکوع اور قیام اور سجود فوت نہیں ہوگا تو چاہیے کہ اس حالت میں بھی نماز جائز ہوجائے ، حالانکہ سیر اور عدم سیر دونوں حالت میں بلاعذر نماز فرض جائز نہیں ، جیسا کہ عبارت ظہیریہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جواب اس کا یہ ہے کہ عجلہ پر جواز نماز کی وجہ مشابہت تخت کے ہے اور وقت تعلق دابہ کے اس کی طرف سے مشابہت کامل پائی نہ گئی تو ترتب حکم کا یعنی جواز نماز کا کیونکر ہوئے ، رہا فوت اور عدم فوت ارکان کا وہ وجہ خاص عدم جواز نماز دابہ کی ہے ، عجلہ سے کچھ علاقہ نہیں ، پس جب عجلہ حکم تخت سے خارج ہوئی تو بہ سبب تعلق دابہ کے حکم میں اس کے داخل ہوگئی اور مشابہت تام تخت سے جب ہی ہوگی کہ جب عجلہ بتمامہ زمین پر ہوئے کیونکہ غرض شارع کی وضع علی الارض میں تشابہ ہے نہ کسی دوسرے امر میں ۔

(ترجمہ) ''اگر بگھی کا کوئی حصہ جانور پر نہ ہو اور جانور اس کو رسی کے ذریعہ کھینچتا ہو تو اس پر نماز بلاعذر جائز ہے کیونکہ وہ تخت کے حکم میں ہے جو زمین پر بچھا ہو اور اگر اس کا کوئی حصہ جانور پر ہو اور بگھی چل رہی ہو تو اس پر بلاعذر نماز جائز نہیں ہے ۔''

اوراگراس ریل گاڑی کو بہ سبب روانگی بدوں گھوڑے اور بیل وغیرہ کے کشی کے ساتھ تشبیہ دے دیں تو بے شکوشبہ نماز پڑھنی جائزودرست ہے جیساکہ کشتی میں ولو[2] صلی فی فلک قاعدا صح یعنی لو صلی فرضا قاعدا بلا عذر صحت وقد اشار کما فی البدائع وقالا لایجزیہ الامن علۃ لاانقیام مقدور علیہ فلایترک ولہ ان الغالب فیھا دوران الرأس وھو کالمتحقق الاان القیام افضل لانہ ابعد عن شبھۃ الخلاف کذافی البحر الرائق وھکذافی الھدایۃ والنھایۃ والاختیار۔ پس اس مقائسہ پربیٹھ کے پڑھنے کی صورت میں اختلاف ہے اوراگر کھڑے ہوکر پڑھے، توبالاتفاق جائز ہے اوریہ اختلاف اوراتفاق سائرہ اورغیر مربوط میں ہے اورمربوطہ میں تواتفاق ہے۔ والخلاف[3] فی غیر المربوطۃ والمربوطۃ کالشط ھوالصحیح کذافی الھدایۃ وھومقید بالمربوطۃ بالشط اما اذا کانت مربوطۃ فی لجۃ البحر نالا صح ان کان الریح یحرکھا شدیدا فھی کالسائرۃ ولا فکالواقفۃ ثم ظاھر الھدایۃ والنھایۃ والاختیار جواز الصلوٰۃ فی المربوطۃ فی الشط مطلقا کذافی بحرالرائق۔ توجب اختلاف امام ابوحنیفہ اورصاحبین رحمھم اللہ کا قیام کے پائے جانے سے جاتا رہا، کشتی کی حالت روانگی اور سیر میں کیونکہ ٹھہرنے کے وقت جواز نماز میں اتفاق ہے، جیساکہ عبارت منقولہ سے ظاہر ہے پس برتقدیر تشبیہ ریل کی کشی سے ریل میں بھی بلااختلاف عین روانگی میں بہ سبب پائے جانے جملہ ارکان نماز کے نماز فرض درست وجائز ہوگی ہاں باقی کاخدشہ حدیث اسکتوافی الصلوٰۃ۔ اگرچہ وہ اس مقام پرقابل جواب کے نہیں کیونکہ اگریہ خدشہ واقعی ہے توکشتی میں بھی ہوگا اورکشتی میں توجواز نماز مسلم ہے، پس جوجواب اس میں ہوگا وہی جواب اس میں بھی ہے، مگرواسطے وضاحت اوررفع اشتباہ کے لکھا جاتاہے وہ یہ ہے کہ یہاں امر سکون سے ممانعت حرکت اختیاری اور قصدی ہے جولوگ وقت سلام کے ہاتھ اٹھا کے اشارہ کرتے تھے جیساکہ مورداس حدیث سے سمجھا جاتا ہے۔ قال[4] خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوالخ، اور خشوع اورخضوع مراد ہے۔ وفیہ[5] الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والخشوع فیھا کذافی النووی۔ نہ حرکت اضطراری کی ممانعت کیونکہ امر اضطراری غیر مقدور ہے اورغیر مقدور پر فعل وترک کی تکلیف نہیں، جیساکہ وسوسہ قلب مطلقا نہ اس کے ترک پرعزیمت اورنہ اس کے قبول اثر میں استحقاق عقاب، فی الجلالین لا[6] یوخذ احد بذنب احد ولا بمالم یکسبہ بما وسوست بہ نفسہ۔ پس حرکت ریل کا صدمہ کچھ تھوڑا جس سے مطلقا ادائے ارکان نماز میں خلل نہیں ہوتا ہے جوراکب کو پہنچتا ہے وہ بہ سبب غیر مقدور ہونے کے محض لاشے ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں اوردوسرا خدشہ اس امر کا کہ صاحب درمختار نے نماز عجلہ میں واقف ہونے کی قید لگائی ہے۔ فی[7] الدرالمختار وان لم یکن طرف العجلۃ علی الدابۃ جاز کالواقفۃ، وہ جمہور فقہاء کے نزدیک ماخوذ نہیں اس واسطے کہ اگریہ قول اس قید کے ساتھ جمہور فقہاء کے نزدیک مقبول ہوتا توہر کتاب فقہ میں یہ قید موجود ہوتی، حالانکہ ایسا نہیں فی ردالمختار قولہ ولوواقفۃ کذاقیدہ فی شرح المنیۃ ولم ارہ لغیرہ یعنی اذاکانت العجلۃ علی الارض الخ، پس معلوم ہواکہ قول مختار اور مفتی بہ جمہور فقہاء کا بغیر قید واقف ہونے کے ہے اورعرصہ پانچ چھ برس کا گذرا کہ بعض علماء نے اپنی تحریر میں روایات وجوب استقرار موضع سجدسے اس مدعا پرکہ نماز عجلہ میں سکون وقرار شرط ہے، استدلال کیا تھا ہم نے اس کے جواب میں لعبارت فارسی جواب الجواب میں یہ لکھا تھا کہ :

(ترجمہ) ''وہ جوکسی ٹھہری ہوئی چیز پر سجدہ کرنے کے متعلق انہوں نے روایات نقل کی ہیں ان روایات سے یہ مفہوم نہیں نکلتا کہ مقام نماز کے تحرک وانتقال کی صورت میں جبکہ نمازی کی پیشانی اس پر قرار پکڑے، توبھی نماز جائز نہیں ہے، بلکہ ان روایات سے صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ اگر نمازی کی پیشانی قرار نہ پکڑے تونماز صحیح نہیں ہے اوراس کا سبب یہ ہے کہ سجدہ کی جگہ اورپیشانی رکھنے کا مقام ایسا ہونا چاہیے کہ جب سجدہ کرنے والااپنے منہ سے اس جگہ کو دبائے تووہ جگہ نیچی نہ ہویعنی وہ جگہ سخت اورموٹی ہونی چاہیے، حاصل کلام یہ کہ جیسے زمین پرسجدہ جائز ہے ایسی جگہ پر بھی جائز ہے جوزمین کے حکم میں ہوکہ اس پر پیشانی ٹک سکے توایسی صورت میں چٹائی، جائے نماز، گندم، جو، تخت، بگھی وغیرہ پرجب کہ وہ زمین پرہو سجدہ جائز ہوگا کیونکہ وہ زمین کے حکم میں ہیں۔ بخلاف اس کے کہ اگروہ جانور کی پیٹھ پر ہوگی تواس کا حکم اس چٹائی کا ہوجودرختوں کے درمیان بندھی ہوئی ہو، مطلب یہ کہ ہر وہ چیز جوسخت ہوکہ سجدہ کرنے والے کے دبانے سے نیچی نہ ہوسکے اس پر نماز جائز ہے، خواہ وہ ساکن ہویا متحرک، چنانچہ بحرالرائق وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر بگھی کا کچھ حصہ جانور پر بھی ہوتووہ جانور کے حکم میں ہے اس پر بغیر عذر کے نماز درست نہیں ہے اوراگروہ زمین پرہوتواس پر نماز بغیر عذر بھی جائز ہے، خواہ حرکت میں ہویاسکون میں، توبگھی کے کھڑا ہونے کومقام سجدہ کے استقرار کے ہم معنی قرار دینا قیاس مع الفارق ہے۔''

---

[1] اگر بگھی یاٹانگہ کا کچھ حصہ جانور کے اوپر بھی ہوتوخواہ وہ چلتا ہویا ساکن ہو، اس پر بغیر عذر کے نماز جائز نہیں ہے۔ اگراس کا کوئی حصہ جانور پرنہ ہوتواس کا حکم تخت کا ہے اس پر نماز بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔

[2] اگر کشتی میں بیٹھ کر نماز بلاعذر پڑھے تو جائز ہے، تو صاحبین کے نزدیک بلاعذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں کیونکہ کشتی میں کھڑا ہوا جا سکتا ہے اور امام صاحب کا استدلال یہ ہے کہ کشتی پر اکثر چکر آجاتے ہیں اور اس کو متحقق ہی سمجھ لیا گیا ہے، ہاں قیام بہتر ہے اور اس سے اختلاف کا شبہ دور ہو جاتا ہے۔

[3] اور اختلاف اس میں ہے جو بندھی ہوئی نہ ہو، اور بندھی ہوئی کنارے کی طرح ہے اور یہ کنارہ کے ساتھ بندھی ہونے سے مقید ہے اگر سمندر یا دریا کے درمیان بندھی ہوئی ہو، تو صحیح یہ ہے کہ اگر اس کو شدید حرکت دے رہی ہو تو وہ چلنے والی کی طرح ہے، ورنہ ٹھہری ہوئی کی طرح اور مختار یہ ہے کہ کنارہ سے بندھی ہوئی کشتی پر نماز مطلقاً جائز ہے۔

[4] رسول اللہ ﷺ ہم پر نکلے اور فرمایا، مجھے کیا ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے دیکھتا ہوں، سکون اختیار کرو۔ الخ

[5] اور اس میں حکم ہے کہ نماز میں سکون اور خشوع اختیار کرو۔

[6] کوئی آدمی کسی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اور نہ کسی ایسے جرم پر جو اس نے نہ کیا ہو، صرف دل میں خیال آیا ہو۔

[7] اگر بگھی کا کوئی حصہ جانور پر نہ ہو تو وہ ٹھہری ہوئی کی طرح ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01ص559

محدث فتویٰ